نمبر ۱۳۲ | مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یکم مئی کو تبدیلِ آب و ہوا کی غرض سے بذریعہ ریل ڈیرہ دون تشریف لے گئے۔ حضور کے حرمِ اوّل سیدہ امِّ ناصر اور بچگان بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔ قریباً ایک ہفتہ حضور کا قیام وہاں رہے گا ؛

۲۹- اپریل میاں محبوب علی صاحب باورچی چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

مختلف دفاتر میں کام کی سہولت اور آسانی کی غرض سے ٹیلیفون کی تاریں لگائی جا رہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دن تک یہ کام تکمیل کو پہونچ جائے گا ؛

گلینسی رپورٹ اور مسلمانانِ ریاست جموں و کشمیر

جب سے گلینسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ہندو اخبارات پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ اس رپورٹ سے مسلمان بے حد مسرور اور مطمئن ہیں۔ اور ہندو نہایت مایوس اور جلد رپورٹ مذکور کے خلاف ایجی ٹیشن کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو جو چاہیں کریں۔ لیکن یہ بات واقعات کے سراسر منافی ہے۔ کہ مسلمان بے حد مسرور ہیں۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کے مطالبات آج سے دس ماہ پہلے کیا تھے۔ اور اس دس ماہ کے عرصے میں غریب مسلمانانِ کشمیر کو کیسے کیسے قیامت بدوش حالات سے دوچار ہونا پڑا ہے ابتدائی انسانی حقوق کے حصول کی خاطر مظلوم مسلمانانِ کشمیر کی یہ فقید المثال قربانیاں قیامت تک یادگارِ زمانہ رہیں گی۔ بے شک مسلمانانِ کشمیر کی کمیشن مذکور کے ساتھ بہت سی توقعات وابستہ تھیں لیکن افسوس کہ گلینسی رپورٹ میں کئی ایک ایسے مطالبات جن کے ساتھ مسلمانانِ ریاست کی زیست وابستہ ہے۔ نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔ اور جن کے حصول کے لئے ابھی نامعلوم اور کتنی قربانیاں کرنی پڑیں۔ لہذا یہ کہنا۔ کہ مسلمان رپورٹ مذکور سے بے حد خوش ہیں۔ مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرنا ہے۔ درآنحالیکہ گلینسی کمیشن کی سفارشات بھی خدا جانے کب تک تشنۂ عمل رہیں گی ؛ (نامہ نگار)

اخبار احمدیہ

لدھیانہ میں تبلیغی جلسے

لدھیانہ میں چند دن سے تبلیغی جلسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ۲۶-اپریل ۱۹۳۲ء کو مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کا وعظ شانِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر میدان محلہ صوفیاں میں ہوا۔ جلسے سے پہلے بعض غیر احمدی رشتہ دار میرے پاس آئے۔ اور جلسہ کی مخالفت۔ فساد کا ڈر وغیرہ وغیرہ باتوں سے مرعوب کرنا چاہا۔ لیکن ہم نے کوئی پرواہ نہ کی مخالفوں نے مسجد میں جمع ہو کر شور کرنا شروع کیا۔ لیکن سنجیدہ اصحاب ومستورات نے سکون کے ساتھ ہماری تقریر سنی۔ خاکسار سید عبدالرحیم ؞

بیعت خلافت

احسان اللہ صاحب احمدی خیر پور میرس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کی جماعت کے مبلغ میر مرید احمد صاحب کے لیکچر سُنے۔ جن سے مجھے معلوم ہُوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دعاوی کے متعلق آپ کی تعلیم ہی صحیح ہے۔ اور آپ بے شک نبی تھے۔ اگرچہ یہ مقام آپ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے حاصل ہوُا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھی ہیں لیکن صرف آپ کو نبی ماننے میں تامل تھا اب میرے تمام شکوک رفع ہو گئے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی اس عظیم الشان صداقت سے بیگانہ ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے اصول سے بہت دور چلی گئی۔ میر صاحب نے اس بارہ میں مجھے بالکل مطمئن کر دیا ہے ؞

راولپنڈی میں الفضل کی ایجنسی

چوہدری ظہیر احمد صاحب انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی کو جماعت ہذا کا مہتمم الفضل ایجنسی مقرر کیا گیا ہے۔ خاکسار محمد فضل امیر جماعت احمدیہ۔ راولپنڈی ؞

تصحیح

میری وصیت نمبر ۳۵۹۱ "الفضل" مورخہ ۳۱-مارچ ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں غلطی سے عمر اکتالیس سال لکھی گئی ہے۔ حالانکہ میری عمر اکتیس سال ہے۔ خاکسار ارشاد اللہ انگلش ٹیچر خوشاب

تلاش گمشدہ

میاں عطاء اللہ سکنہ موضع لودی ننگل۔ ضلع گورداسپور ماہ رمضان گزشتہ میں حصول تعلیم کے لیئے قادیان آیا۔ مگر چند یوم رہ کر کہیں چلا گیا۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اس کے والد مستری علم دین احمدی موضع لودی ننگل کو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؞ حلیہ عمر ۱۵/۱۶ سال۔ رنگ پکا گول چہرہ۔ قد قریباً پانچ فٹ۔ خاکسار غلام غوث ؞

درخواست ہائے دعا

(۱) برادر عبدالعزیز صاحب متعلم ایم اے کلاس علیگڑھ عرصہ اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار خواجہ محکم الدین چکوال ؞

(۲) عاجز کی بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ جلد شفا بخشے۔ خاکسار کریم بخش۔ شملہ ؞

اعلان نکاح

(۱) ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب متمن جشیم دہلوی کا نکاح مست ہاجرہ بی بی بنت پسر عبدالرشید صاحب ساکن ڈیرہ دون سے بالعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۴-اپریل کو مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔ ناظر امور عامہ قادیان ؞

(۲) مسماۃ زہرہ خاتون دختر خدا بخش صاحب مرحوم قوم ککے زئی بولایت میاں عبدالعزیز صاحب ککے زئی دوکاندار آہن گجرات کا نکاح شیخ عطاء اللہ ولد شیخ نور الدین صاحب قوم ککے زئی دوکاندار قادیان کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے ۳-اپریل ۱۹۳۲ء کو پڑھا۔ خاکسار احمد الدین وکیل گجرات ؞

جری اللہ فی حلل الانبیاء

کس قدر یارب یہ دلکش حُسن کی تصویر ہے
ہر نگاہِ دل کو جس کا شوق دامنگیر ہے

کیوں نہ شانِ دلربائی اُس قد وقامت میں ہو
جس پہ قدرت کا نشانِ سرخیٔ تحریر ہے

نُسخہ بیمار جادُو ہے نگاہِ نیم خواب
آگہیٔ بخت خواب آلود کی تعبیر ہے

اک کرشمہ سے ترے باطل ہوا افسونِ دہر
اب ترے ہوتے ہوئے کیا سحر کی تاثیر ہے

ضوفشانی سے تری یکسر جہاں روشن ہوا
ہو گئی تجھ سے عیاں والشمس کی تفسیر ہے

ہے ترے ہی قد پہ موزوں بادشاہت کا لباس
فتح تیرے نام پر دُنیا میں عالمگیر ہے

ساری دُنیا بھی اگر آئے مقابل پہ تو کیا
بول بالا ہوگا تیرا یہی تقدیر ہے

تیغِ خونآشام کی حاجت نہ کوئی اب رہی
کیا قلم کے سامنے تیرے دمِ شمشیر ہے

منع فرماتے ہیں ناصح اس تعلق سے عبث
ٹوٹ سکتی ہی نہیں مضبوط یہ زنجیر ہے

جب سے مجھ کو شغل حظِ جامِ وحدت کا ملا
جام جم بھی ہے تو میرے جام کا نخچیر ہے

اپنی نُصرت سے تو کرتا رہ سید قدسی اے خدا
خاک بھی ہوتی نظر تیری سے تو اکسیر ہے

خاکسار سید ابو الحسن۔ قدسی

ولادت

(۱) اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میرے ہاں دوسرا لڑکا ۱۳-اپریل ۱۹۳۲ء کو پیدا ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجید احمد نام رکھا احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اسے نیک ومتقی بنائے۔ خاکسار عطا محمد محرر دعوت وتبلیغ قادیان ؞

(۲) میرے ہاں اللہ تعالےٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز عطا کرے۔ خاکسار محمد بشیر الدین۔ اگریکلچرل اوورسیر انچارج پورینہ فارم

(۳) اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے میرے ہاں لڑکی عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صفیہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالشکور اجمیر

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد میاں فضل الدین صاحب جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابیوں میں سے تھے۔ ۱۶-اپریل ۱۹۳۲ء کو وفات پا گئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد حسین از راولپنڈی ؞

(۲) بھائی مولا بخش صاحب اور ان کے بڑے بھائی کا دس پندرہ روز کے اندر اندر بقضائے الٰہی انتقال ہو گیا۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد تقی احمدی سنوری ریاست پٹیالہ

توسیع اشاعت جرائد سلسلہ احمدیہ

چند ہفتوں سے یہ تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ احباب کرام وخواتین جماعت احمدیہ "الفضل" "ریویو آف ریلیجنز۔ اردو وانگریزی"۔ و"مصباح" کی توسیع اشاعت کے لیئے خاص طور پر جدوجہد کریں ؞

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز متعدد مرتبہ اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ ایک مطبوعہ چٹھی بھی تمام سیکرٹریان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں روانہ ہو چکی ہے ؞

میں نہایت خوشی سے یہ اعلان کر رہا ہوں۔ کہ مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ریویو انگریزی دس عدد۔ ریویو اردو دس عدد اور مصباح دس عدد کی خریداری کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ آپ ایک سو دس روپے سالانہ ادا فرمایا کریں گے۔ اگر دیگر مخیر وصاحبِ ثروت احباب اس قابل تقلید مثال کی پیروی کریں۔ تو ایک ایک ہزار خریدار بڑھ جائے جو آمد کو خرچ کے برابر کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ دیگر بہی خواہان ملت کے اسماء گرامی بھی شائع کئے جائیں گے ؞ مہتمم طبع واشاعت قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

ریاست کشمیر میں خوشگوار فضا پیدا کرنیکا طریق

تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے

گلینسی کمیشن کی سفارشات۔ اور ان کے متعلق مہاراجہ بہادر کی منظوری کا اعلان مسلمانان جموں وکشمیر کی خواہشات کے مطابق ہو۔ یا نہ ہو۔ اور ان کے مبنی بر انصاف مطالبات کلیتہً پورے کرے۔ یا نہ کرے۔ اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا۔ کہ مسلمانانِ ریاست میں بے چینی اور اضطراب بلا وجہ نہ تھا۔ اور ان کی جد وجہد ریاست کو پریشان کرنے یا اس کے لئے مشکلات پیدا کرنے کے لئے نہ تھی۔ بلکہ اپنی نا قابل برداشت حق تلفیوں کے ازالہ کے لئے۔ اور اپنے بالکل جائز حقوق حاصل کرنے کے لئے تھی ؞

حکام کی عاقبت نااندیشی

اگر ریاست کے عاقبت نااندیش حکام ابتدا میں ہی دانش اور تدبر سے کام لیتے۔ بے جا تشدد اور جبر سے مسلمانوں کی آواز کو دبانے کی کوشش نہ کرتے۔ عقلمندی اور دُور اندیشی سے مسلمانوں کے مطالبات پر غور کرتے۔ ہمدردی اور خیر خواہی کے رنگ میں ان سے سلوک کرتے۔ تو قطعاً وہ ناگوار اور روح فرسا واقعات اور حادثات رونما نہ ہوتے۔ جن کی وجہ سے نہ صرف ریاست میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تہلکہ مچ گیا۔ بلکہ ساری دُنیا میں ایک شور برپا ہو گیا۔ اور جن کے دردناک نتائج و اثرات مدتوں بیکس و بے بس مسلمانوں کو خون کے آنسو رلاتے رہیں گے تمام معاملات کا تصفیہ نہایت سہولت اور آسانی کے ساتھ ہو جاتا۔ اور خود ریاست کو بھی کسی قسم کے ناخوشگوار حالات سے دوچار نہ ہونا پڑتا لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ اور قابو یافتہ حکام اور تشدد کے عادی عمالِ ریاست نے الٹی راہ اختیار کر کے حالات کو نہایت نازک مرحلہ پر پہنچا دیا۔ ریاست کا ہر ایک خیر خواہ اور ہمدرد جہاں گزشتہ چند ماہ کے واقعات اور حادثات کو نہایت رنج و افسوس کی نظر سے دیکھیگا۔ وہاں ان کی ساری ذمہ داری ریاستی حکام پر رکھیگا۔ اور کھلے طور پر ان کی بے تدبیری اور بے دماغی کا ماتم کرے گا ؞

گلینسی کمیشن کا تقرر

بالآخر مظلومین کی بے کسی اور بے بسی رنگ لائی۔ اور ریاست کے نظامِ حکومت میں انقلاب شروع ہو گیا۔ اسی سلسلہ میں مہاراجہ بہادر نے یہ اعلان جاری کیا۔ کہ ریاست کے آئندہ آئینی نظام کے متعلق غور کرنے اور اصلاحات جاری کرنے کے لئے تمام فرقوں کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ چنانچہ گلینسی کمیشن کے نام سے یہ کانفرنس مقرر کی گئی۔ جس نے اپنی رپورٹ مرتب کر کے پیش کر دی ہے ؞

گلینسی کمیشن کی رپورٹ

گلینسی کمیشن کے ممبروں کے انتخاب کا جہاں تک مسلمانوں سے تعلق تھا۔ اگرچہ اس کے متعلق کوئی امید افزا۔ اور اطمینان بخش رویہ نہ اختیار کیا گیا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ یہ کام انہی لوگوں کے ذریعہ انجام پذیر ہوا۔ جن کے دلوں میں نہ صرف مسلمانوں سے کسی قسم کی ہمدردی نہ تھی۔ بلکہ سخت بغض اور کینہ جاگزیں تھا۔ تاہم ان دو مسلمان ممبروں نے جو موجودہ جد وجہد میں اخلاص اور ایثار کے ساتھ مسلمانوں کے حقوق کی حمایت کرتے رہے ہے۔ کمیشن میں اپنی سرگرم سعی سے۔ اور مسٹر گلینسی جیسے اعلےٰ قابلیت رکھنے والے انسان نے اپنے تدبر اور معاملہ فہمی سے اس امر کی پوری کوشش کی۔ کہ ریاست کا آئندہ نظام حکومت ایسا ہو جس میں مسلمانوں کو اپنے حقوق حاصل ہو سکیں۔ اور اس وقت تک وُہ جن بے انصافیوں کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ وُہ جاری نہ رہ سکیں۔ تاکہ ان کی بے چینی دور ہو۔ اور وُہ اپنے حقوق سے استفادہ کرتے ہوئے نہ صرف خود ترقی کی طرف قدم اٹھا سکیں۔ بلکہ اپنے ملک کی خوشحالی اور ترقی میں بھی حصہ لے سکیں ؞

مہاراجہ بہادر کا اعلان

پھر کمیشن کی سفارشات کی منظوری کا فوری اعلان کر کے مہاراجہ بہادر نے بھی اس بات کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ کہ وُہ اپنی مسلمان رعایا کے ساتھ انصاف کر کے اسے جلد سے جلد مطمئن کرنے کی پوری خواہش رکھتے ہیں۔ یہ نہایت مبارک خواہش ہے۔ اور ہر امن پسند انسان کو اس کی تعریف کرنی چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی اعلان خواہ وہ کتنا ہی جامع کیوں نہ ہو اور خواہ اس میں کیسے ہی اعلےٰ وعدے کیوں نہ کئے گئے ہوں۔ اس وقت تک اطمینان نہیں پیدا کر سکتا جب تک عملی طور پر اسے درست ثابت نہ کیا جائے ؞

عملی کارروائی کی ضرورت

اس وقت اس بحث کو علٰحدہ رکھتے ہوئے کہ گلینسی کمیشن نے جو سفارشات کی ہیں۔ اور ان کی منظوری کا مہاراجہ بہادر نے جو اعلان کیا ہے۔ وہ کہاں تک مسلمانوں کے مطالبات کو پورا کرنے والا ہے۔ اور وُہ کونسے پہلو ہیں۔ جن کے متعلق مسلمانوں کو اپنے مطالبات جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ مسلمانوں کو دینے اور جس حد تک ان کے مطالبات پُورے کرنے کا اعلان کیا گیا ہے اس کے متعلق بھی جب تک عملی کارروائی نہ شروع کی جائے گی۔ اور اس میں اس رُوح کو مدنظر نہ رکھا جائے گا جس کے مطابق ان سفارشات کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس وقت تک وُہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکے گا۔ جس کی نہ صرف مہاراجہ بہادر کو بلکہ ہر خیر خواہ ریاست کو خواہش ہے ؞

ایک اہم امر

لیکن سفارشات کے متعلق عملی کارروائی شروع ہونے سے بھی قبل ایک نہایت اہم اور ضروری بات یہ ہے۔ کہ مسلمانان ریاست کے وُہ مخلص اور سرگرم راہ نما جو جیلخانوں میں اس وقت تک بند پڑے ہیں۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ وُہ سیاسی قیدی جو کسی قسم کے تشدد کے مرتکب نہیں ہوئے۔ اور جن کی گرفتاریاں ریاست نے اپنے نقطۂ خیال کے ماتحت قیامِ امن کی خاطر کی تھیں۔ ان کا اس وقت تک قید میں پڑا رہنا ریاست کے لئے کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ جبکہ وُہ مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے ان کے کئی ایک مطالبات پورے کرنے کا اعلان کر رہی ہے۔ اگر ریاست مسلمانوں کے تمام و کمال مطالبات حرف بحرف بھی منظور کر لے۔ اور نہ صرف منظور کرے۔ بلکہ ان کو عملی شکل بھی دے دے۔ تو بھی جب تک ان کے وُہ راہنما رہا نہ ہونگے جنہوں نے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال کر ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے اور اپنے آرام و آسائش کو قوم کی خاطر قربان کر کے اپنے فدائے ملک و ملت ہونے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کر دیا۔ اس وقت تک وہ مطمئن نہ ہو سکیں گے۔ اور کوئی چیز انہیں تسلی نہ دے سکیگی۔ قطع نظر اس کے کہ انسانیت اور شرافت کا یہ ایک ادنیٰ تقاضا ہے کہ جن لوگوں نے

قوم میں بیداری پیدا کی۔ اور اس کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کیں۔ ان کا قید خانوں کی شقتیں برداشت کرنا گوارا نہیں کیا جا سکتا وُہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ جو کچھ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وُہ انہی ایثار پیشہ راہ نماؤں کی مخلصانہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اور آئندہ اگر وُہ اپنے حقوق سے صحیح طور پر مستفیض ہو سکیں گے۔ تو اسی طرح کہ ان کے راہ نما ہر قدم پر ان کی راہ نمائی کرتے رہیں ؛۔

سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے

پس ریاست کو اس بارے میں ایک لمحہ کا توقف کئے بغیر فوراً سیاسی لیڈروں کی رہائی کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ آخر تمام عمر کے لئے تو وُہ انہیں قید میں نہیں رکھ سکے گی۔ آج نہیں۔ تو کچھ عرصہ کے بعد انہیں رہا کرنا پڑے گا۔ پھر کیوں نہ اس وقت انہیں رہا کر دیا جائے۔ جبکہ ان کی رہائی مسلمانوں میں نہایت خوشگوار جذبات پیدا کر سکے گی۔ اور ملک میں امن و اطمینان قائم کرنے میں ممد و معاون ہوگی ؛۔

مسلمانانِ کشمیر اور سیاسی لیڈر

مسلمانانِ ریاست کو اپنے ان سیاسی لیڈروں سے جو اس وقت جیلخانوں کی تکالیف و مصائب جھیل رہے ہیں۔ جس قدر عقیدت اور اخلاص ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سری نگر کی جامع مسجد میں تیس ہزار کے قریب مسلمانوں کے اجتماع میں جہاں مہاراجہ بہادر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز مسٹر گلینسی اور صوبہ کشمیر کے نمائندہ خواجہ غلام احمد اشائی کے شکریہ کی قرارداد بھی پاس کی گئی۔ وہاں جب اشائی صاحب نے کمیشن کی رپورٹ پڑھ کر سُنانا چاہی۔ تو پبلک نے یہ کہکر اس کے سُننے سے انکار کر دیا۔ کہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب ہمارے واحد نمائندہ ہیں۔ اور وہی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ یہ رپورٹ مسلمانوں کو سُنائیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کی رہائی کے لئے قرارداد پاس کی گئی ؛۔

اشائی صاحب نے جن حالات میں گلینسی کمیشن میں کام کیا ہے اور جس قابلیت سے کیا ہے۔ اس کے لحاظ سے واقعی وُہ مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور مسلمانانِ سری نگر نے ان کے شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے اپنی فرض شناسی کا ثبوت پیش کیا۔ لیکن باوجود اس کے اس موقعہ پر وُہ اپنے محبوب لیڈر شیخ محمد عبد اللہ صاحب کے لئے بیتاب ہو گئے۔ اور ان کے متعلق اپنے دلی جذبات کو ضبط نہ کر سکے۔ بلکہ پکار اُٹھے۔ کہ وُہ انہی کی زبان سے کمیشن کی رپورٹ سُننا چاہتے ہیں۔ اور ریاست کو یقین دلایا۔ کہ شیخ صاحب موصوف کی رہائی فضا میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ پس ریاست کا فرض ہے۔ کہ مسلمانوں کی اس خواہش کا پورا پورا احترام کرے۔ جس میں اس کا اپنا بھی فائدہ ہے اور ایسے وقت میں جبکہ وُہ مسلمانوں کو مطمئن کرنا چاہتی ہے۔ سیاسی لیڈروں کو رہا کر کے فضا کو اپنے منشاء کے مطابق خوشگوار بنائے ؛۔

سیاسی لیڈروں کی امن پسندی

شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور ان کے رفقاء نے نازک سے نازک مرحلوں میں بھی قانون کی پابندی اور آئین پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ سخت اشتعال انگیز مواقع پر بھی امن قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کی ساری جدوجہد مسلمانوں کے حقوق۔ اور مطالبات کے تسلیم کرنے کے لئے تھی۔ اور پورے طور پر قانونی حدود کے اندر تھی۔ اب جبکہ ریاست خود حقوق دینے اور مطالبات پورے کرنے کا اعلان کر رہی ہے۔ تو گویا شیخ صاحب اور ان کے رفقاء کی کوششوں کو حق بجانب قرار دے رہی ہے۔ ایسی صورت میں ان سیاسی لیڈروں کو قید میں رکھنا قطعاً مناسب نہیں ہے۔ اگر ریاست ان کی رہائی کی طرف فوری توجہ کرے گی۔ تو نہایت دانشمندی کا ثبوت دیتی ہوئی اپنے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کر لیگی ؛۔

خطوط ضائع کرنے کی شرارت

اگرچہ کانگرسیوں کی اور حرکات بھی عوام کے لئے تکلیف دہ اور نقصان رساں ہیں۔ لیکن لیٹر بکسوں میں آتش گیر مادہ ڈال کر خطوط کو ضائع کرنے کی شرارت جو روز بروز وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اس قدر قابل مذمت ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اس سے حکومت کو تو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ لیکن پبلک کے لئے بہت بڑے نقصان کا موجب ہے کاروباری معاملات جن کا بہت کچھ انحصار ڈاک پر ہے۔ ان میں خلل واقعہ ہو جانے کے علاوہ خانگی تعلقات کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے ؛

اس قسم کے افعال کی غرض سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ملک میں بے چینی اور اضطراب پیدا کر کے امن کو برباد کیا جائے۔ یہ ان لوگوں کی حرکات ہیں۔ جو اپنے آپ کو ملک اور قوم کے شیدائی بتاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس کانگرس کے سامنے کیا جا رہا ہے۔ جو یہ بتانے کے لئے کہ کانگرس میں ابھی زندگی باقی ہے۔ سالانہ جلسہ کی ناکام کوشش کرنا تو ضروری سمجھتی ہے۔ لیکن اس قسم کی حرکات کو روکنے کی ضرورت نہیں سمجھتی ؛۔

گائے کے متعلق آریوں کے خیالات میں تبدیلی

خوشی کی بات ہے۔ کہ گائے کے متعلق آریوں کے دقیانوسی نقطۂ خیال میں آہستہ آہستہ تبدیلی واقعہ ہو رہی ہے۔ اور اب وُہ زیادہ معقولیت کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ گو ان میں ابھی پُرانے خیالات کے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو اندھا دھند اپنی سابقہ روایات کی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو گائے کی بیجا تقدیس کو اڑا کر محض اس کے فوائد کے لئے اس کی پرورش کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار شردھانند (۲۳-اپریل) لکھتا ہے:۔

"ہندو گائے بھگت ہیں۔ گائے کو ماتا مانتے ہیں۔ اس پریم میں جگہ جگہ پر ہندوؤں نے لنگڑی۔ لولی گئوؤں کی حفاظت کرتے کرتے ہندو خود بھی لولے اور لنگڑے شکتی ہین ہوتے جاتے ہیں۔ ان کی جگہ اچھی، تندرست دودھ دینے والی گئوؤں کی نسلائیں بنانی چاہئیں"۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "دُوسری اقوام کے ساتھ بالکل گاؤ مارنے یا نہ مارنے کا تذکرہ چھوڑ دیا جائے"۔

فی الواقعہ لنگڑی۔ لولی اور بوڑھی گایوں کو پالنا مفید اور نفع بخش گایوں کو نقصان پہونچانا ہے۔ اس کی بجائے اگر ایک طرف تو ہندو اعلیٰ قسم کی دُودھ دینے والی گایوں کی پرورش پر زور دیں اور دُوسری طرف نہ صرف ناکارہ گایوں کو ذبح کرنے والوں کے رستہ میں روک بننے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اس قسم کی گائیں خود ان کے حوالہ کر دیا کریں۔ تو دودھ دینے والی گایوں کی بہت افزائش ہو سکتی ہے ؛۔

ہندوؤں سے اچھوتوں کا ایک جائز مطالبہ

اچھوت اقوام کے لوگوں کو ہندو اپنا گوشت پوست قرار دینے اور ہم مذہب بتانے کے متعلق آج کل بڑے بڑے دعوے کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ محض بے بنیاد اور خود غرضی پر مبنی دعوے ہیں لیکن بعض لوگوں کو ان سے دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے ایسے لوگوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک تعلیم یافتہ اچھوت مسٹر ایشور داس صاحب بی۔ اے نے ہندوؤں کے سامنے ایک نہایت معقول مطالبہ رکھا ہے۔ چنانچہ وہ ہندوؤں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

"اگر آپ ہمیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ تو ہمیں مجلسی۔ مذہبی اور سیاسی حقوق سے کیوں محروم رکھتے ہیں۔ اگر آپ سچے دل سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کا گوشت و پوست ایک ہی ہے۔ تو ہمارے ساتھ روٹی۔ بیٹی کا بیوہار کیجئے۔ ہم کوئی بُری چیز نہیں ہیں"۔

کیا کروڑوں ہندوؤں میں سے کوئی ایک بھی شخص اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ اپنی بیٹی کا رشتہ اچھوت اقوام کے کسی نوجوان سے کر دے۔ اگر نہیں۔ اور قطعاً نہیں۔ تو پھر اچھوتوں کو اپنا گوشت پوست کہنے کے کیا معنی۔ ہندوؤں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اب محض الفاظ سے کام نہیں چلے گا۔ اور جبتک اچھوتوں سے مساویانہ تعلقات قائم کرنا ان کے لئے ناممکن ہے ان حالات میں اچھوت مجبور ہیں۔ کہ ہندوؤں سے کلیتہً علیحدگی اختیار کر لیں ؛

جدید عمارت دفاتر صدر انجمن کے افتتاح کی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایڈریس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شکریہ

سب سے پہلے میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کی طرف سے حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضور نے آج باوجود اپنی بہت سی مصروفیتوں کے ہماری دعوت کو قبول فرماتے ہوئے یہاں قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ خیرا

دفاتر کا اجتماع

جیسا کہ حضور کو معلوم ہے یہ موقعہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی جدید عمارت کے افتتاح کا موقعہ ہے۔ اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر مختلف عمارتوں میں ایک دوسرے سے جدا منتشر حالت میں تھے۔ جسکی وجہ سے علاوہ خرچ کی زیادتی کے کام کو بھی کئی جہت سے نقصان پہنچ رہا تھا۔ اور باہم مشورہ اور تعاون کے رستے میں بھی عملی دقتیں واقعہ تھیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ایک عرصہ سے حضور کی توجہ اس طرف مبذول تھی۔ کہ کوئی صورت دفاتر کو ایک جگہ جمع کرنے کی پیدا ہو جائے۔ سو الحمد للہ کہ حضور کی توجہ نے اپنا اثر پیدا کیا۔ اور آج صدر انجمن احمدیہ کے بیشتر دفاتر اس خوبصورت اور عالیشان عمارت میں ایک جگہ جمع ہیں۔

ایک نشان

سیدنا! اس عمارت کا ہمارے ہاتھ میں آنا دفاتر کے لحاظ سے ہی خوشی کا موجب نہیں۔ بلکہ اس جہت سے بھی خوشی کا موجب ہے۔ کہ اس عمارت کا ہمارے قبضہ میں آنا خدا کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل اور اس کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ اس بات کو جانتے ہیں۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں پنڈت شنکر داس نے یہ عمارت تعمیر کی۔ تو مسجد اور دار مسیح کے قرب کی وجہ سے بہت سے احمدی احباب نے اس عمارت کی تعمیر کو فکر کی نظر سے دیکھا۔ لیکن جب یہ ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہوا۔ تو آپ نے خدا سے علم پاکر فرمایا۔ کہ یہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا۔ اس وقت یہ گھر نہایت آباد اور نہایت ترقی کی حالت میں تھا۔ مگر اس کے بعد اس مکان کے مکینوں پر جو جو حالات آئے وہ ہم میں سے اکثر کے ذاتی مشاہدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اور اس خدائی قدرت نمائی کا آخری کرشمہ یہ ہے۔ کہ اب یہی عمارت شاہی کیمپ کا ایک حصہ ہے جس میں حضور کے حکم سے شاہی فوج کے سپاہی داخل ہو کر دنیا کے فتح کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔

درخواست دعا

سیدنا! ہم حضور کی امروزہ مصروفیتوں کو دیکھتے ہوئے حضور کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتے۔ اور اس مختصر عرضداشت پر اپنے اس ایڈریس کو ختم کرتے ہیں۔ کہ حضور ہمارے واسطے دعا فرمائیں۔ کہ جس طرح اس عمارت کے توسل سے خدا نے سلسلہ کے مرکزی دفاتر کو ظاہری طور پر ایک جگہ جمع ہونے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح وہ باطنی اور معنوی طور پر بھی ہماری کوششوں کو ایسے رنگ میں ایک نقطہ پر جمع کر دے۔ جو اس کے دین اور اس کے سلسلہ کے لئے بہترین نتائج پیدا کرنے والا ہو۔ اور ہمیں اپنے مقدس مسیح کے الہامات اور خصوصاً ان دو الہاموں کا مصداق و مورد بنائے۔ جو حضور کی تجویز کے مطابق اس عمارت کے ماتھے کو زینت دے رہے ہیں۔ آمین اللّٰھم آمین

ہم ہیں حضور کے خدام۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان

بتوسل ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر

اس

سنجیدہ تقریب

کے لحاظ سے گو اس امر سے ابتدا جس سے کہ میں کرنا چاہتا ہوں۔ ایسی مناسب نہ ہو۔ لیکن

ایڈریس کے شروع میں

ایک ایسا فقرہ لکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں مجبور ہوں۔ کہ اس کا ذکر کروں۔

ایڈریس کے شروع میں ایک فقرہ لکھا گیا ہے۔ جو گو رسمی ہے اور بہت سی جگہوں میں صحیح بھی ہوتا ہے۔ مگر اس موقعہ پر غلط ہے اور وہ یہ فقرہ ہے۔ کہ میں نے باوجود اپنی بہت سی مصروفیتوں کے اس دعوت میں شرکت اختیار کی ہے۔ چونکہ سلسلہ کے نظام کے لحاظ سے

تمام کاموں کی بنیاد

خلیفہ ہے اس لئے یہ کہنا۔ کہ میں اپنی مصروفیتوں کے باوجود یہاں آگیا۔ درست نہیں ہے۔ اتفاقاً آج صبح ہمارے گھر میں میاں بگا کا ذکر ہو رہا تھا۔ میری ایک بیوی جو بعد میں آئی ہیں ان سے میں ذکر کر رہا تھا۔ کہ یہاں ایک شخص

میاں بگا

ہوتا تھا۔ جو بہت سادہ تھا۔ اور بعض لوگ اسے دھوکہ دیکر ہنسی کی باتیں کرا لیتے تھے۔ ایک دفعہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ کسی نے اسے کہا۔ اس موقعہ پر لوگوں سے مٹھائی کھاؤ۔ ان کا فرض ہے کہ تمہیں مٹھائی کھلائیں۔ اس پر اسے آمادہ کر کے اس کی طرف سے اشتہار لکھدیا گیا۔ کہ آپ لوگوں کی مہربانی سے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ مجھے مٹھائی کھلائیں

اصل بات یہ ہے۔ کہ میرے کام اور میری مصروفیتیں سلسلہ ہی کے لئے ہیں۔ اور یہ میرا فرض ہے۔ کہ

سلسلہ کے کام

عمدہ طور پر ہوتے دیکھوں۔ اس لحاظ سے اگر میں سلسلہ کی کسی تقریب میں شریک ہوتا ہوں۔ تو اپنی مصروفیتوں کو ترک نہیں کرتا۔ بلکہ وہ بھی میری مصروفیتوں کا جزو ہے۔

میں نے اس

مکان کے دروازہ

پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو۲ الہام لکھنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس وقت انہی کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ الہام ایسے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک تو سلسلہ کے کاموں کی ابتداء کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور دوسرا انتہاء کی طرف جب مجھ سے دریافت کیا گیا۔ کہ میں کوئی ایسا الہام یا آیت بتاؤں جسے اس مکان کے دروازہ پر لکھایا جائے۔ تو معاً میرے دل میں یہ الہام ڈالے گئے۔

پہلا الہام

یہ ہے ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتا ہے۔ تیری مدد ایسے آدمی کریں گے۔ جن کی طرف ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام اس وقت ہوا۔ جبکہ آپ اپنے خاندان میں بھی عضو معطل سمجھے جاتے تھے اور دنیا کے لحاظ سے بھی آپ کو کوئی مقبولیت حاصل نہ تھی ایسے

وقت خدا تعالیٰ نے یہ الہام نازل کیا جس میں بہت بڑے بڑے مطالب ہیں:

اوّل

یہ کہ جب فرمایا۔ ینصرک رجال۔ تو اس میں یہ بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عظیم الشان کام کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ معمولی کام جسے کوئی اکیلا کر سکے۔ اس کے سرانجام دینے کے لئے دوسرے آدمیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو اس وقت جبکہ اپنے گاؤں کے لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ جانتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا۔ کہ آپ کو ایسے کام پر مامور کیا جائیگا جسے اکیلا نہ کر سکیگا۔ بلکہ اس کے کرنے کے لئے بہت سے

مددگاروں کی ضرورت

ہوگی۔ یہ بات سلسلہ کی عظمت اور وسعت پر دلالت کرتی ہے

دوسرا مفہوم

ینصرک میں ک کی ضمیر میں یہ بتایا۔ کہ قومی کارکن عام طور پر ایسے ملتے ہیں۔ جو خود غرضی سے کام کرتے ہیں۔ ایک شخص جو فوج میں بھرتی ہوتا ہے۔ بظاہر ملک کی خدمت کے لئے بھرتی ہوتا ہے مگر اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ سپاہی سے لیس لیس سے نائک نائک سے حوالدار۔ حوالدار سے جمعدار۔ اور جمعدار سے صوبیدار بن جائے۔ اللہ تعالےٰ نے اس الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرمایا۔ کہ ہم تمہاری امداد کے لئے ایسے لوگوں کو کھڑا کر دینگے۔ جو اپنی ذات کے لئے کسی قسم کی بڑائی نہیں چاہیں گے بلکہ اس کام کو کریں گے جس پر تجھے مقرر کیا گیا ہے۔ گویا اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ ایسے لوگ اسٹی پیدا کئے جائیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لگائی ہوئی

داغ بیل

کو قائم کریں۔

پھر فرماتا ہے۔

ینصرک رجال

یہاں رجال کا لفظ رجولیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے رکھا گیا ہے یعنی ایسے آدمی کھڑے کئے جائیں گے۔ جو کام کرنے کی اہلیت اور قابلیت رکھیں گے

پھر فرمایا۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء اس میں

چوتھی بات

یہ بیان کی۔ کہ آئندہ زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہوتے رہیں گے جو الہام اور وحی سے کھڑے ہوں گے۔ من السماء اس لئے فرمایا۔ کہ وحی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ظلی وحی ہوتی ہے۔ جیسے مکھی کو ہوتی ہے من السماء کہکر اس بات پر زور دیا۔ کہ وہ وحی آسمان سے نازل ہوگی۔ کئی وحیوں کے سامان دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر اس کے متعلق فرمایا۔ ہم

آسمان سے وحی

نازل کریں گے۔ یعنی سلسلہ الہام کثرت سے جاری ہوگا۔

اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام بھی ظاہر ہے۔ کسی مجدد کے ماننے والے الہام کے ذریعہ نہیں کھڑے ہوتے۔ یہ خصوصیت انبیاء کے ہی ماننے والوں کے لئے ہے۔

غرض اتنی باتیں اس الہام میں بتائی گئی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر شخص کے کام کے درجے ہوتے ہیں۔ اور جب اس کا درجہ بیان کیا جاتا ہے۔ تو انتہائی بیان کیا جاتا ہے۔ اس الہام میں بھی

انتہائی درجہ

بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا۔ نوحی الیھم من السماء ان پر آسمان سے وحی نازل ہوگی۔ مگر وہ بھی ہو سکتے ہیں جنہیں وحی من السماء نہ ہو۔ لیکن وحی من الارض ہو ان کے دلوں میں تحریک ہو۔ اور وہ اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

غرض اس الہام میں

ایک عظیم الشان پیشگوئی

کی گئی ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس الہام کو لکھنے کے لئے کہا تھا۔ تا کارکنوں کو معلوم ہو۔ کہ جو کام وہ کرتے ہیں وہ وحی الہیٰ کے ماتحت ہے۔ خواہ وہ وحی ان کو براہ راست نہ ہو بلکہ دوسروں کو ہو۔ حدیث میں آتا ہے بعض کو وحی ہوتی ہے اور بعض کے لئے وحی کی جاتی ہے۔ غرض خدا تعالےٰ اپنے خاص کاموں کے لئے لوگوں کو تحریک کیا کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں یہی بات بیان کی گئی۔ اور میں نے یہ الہام لکھا کر کارکنوں کو توجہ دلائی۔ کہ ان کا کام کتنا مقدس اور کتنا اہم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے کس قسم کی امید رکھتا ہے اول تو یہ کہ ان کا کام

لغو اور بے فائدہ

نہ ہو۔ بلکہ ایسا ہو جس سے نصرت حاصل ہو۔ اگر ان کے کام سے سلسلہ کی نصرت نہیں ہوتی۔ تو ایسے کام سے کوئی فائدہ نہیں پس ان کے کام ایسے نہ ہوں۔ جو دوسروں کے لئے ٹھوکر اور نقصان کا موجب ہوں۔

دوم یہ کہ وہ اخلاص رکھتے ہوں۔ سلسلہ کے کام کو

سب کاموں پر مقدم

کرتے ہوں۔ سوم یہ کہ رجال ہوں یعنی

قوت و طاقت

عقل و فہم سے کام کرنے والے ہوں۔ چوتھے ایسے طرز سے کام کریں کہ وحی نازل ہونے لگ جائے۔ وحی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ آسمان سے ہی نازل ہو۔ یہ تو وحی کا انتہائی درجہ ہے۔ باقی

ہر قسم کی وحی

اس کے اندر شامل ہے۔ جب کہ ایم۔ اے کی ڈگری میں بی۔ اے اور ایف۔ اے سب امتحان شامل ہیں۔ تو آسمانی وحی سے نچلے درجہ کی سب وحیاں اس میں آجاتی ہیں۔ جس قسم کا کوئی انسان کام کرتا ہے۔ اس کے مطابق خفی۔ جلی۔ قلبی وحی کے ذریعہ نئے نئے طریق اسے اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے

آخری بات یہ ہے۔ کہ وہ وحی ترقی کرتے کرتے من السماء کے درجہ تک پہنچ جائے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ کہ جو سچے دل سے اور اخلاص سے کارکن کام کریں گے ان پر

وحی من السماء کا دروازہ

کھولدیگا۔

یہ تو کام کی ابتداء ہے۔ کہ کس قسم کے لوگ سلسلہ میں آئیں گے اور کس طرح کام کریں گے۔ دوسرے الہام میں یہ مقصود بتایا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد

خدا تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ تیری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔ اب اگر دنیا میں کوئی جگہ ایسی رہ جاتی ہے۔ جہاں آپ کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ تو گویا مقصد ابھی پورا نہیں ہوا۔ ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ پہنچائیں۔

امور عامہ۔ تعلیم و تربیت۔ قضاء وغیرہ کسی کا کام ہو۔ یہ سب

دعوت و تبلیغ

کے ماتحت آجائیں گے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کے متعلق تیری تبلیغ کے الفاظ استعمال کرکے یہ بتایا۔ کہ (۱) تیرے نام کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا یعنی اس تبلیغ کو جو تیری طرف منسوب ہوگی۔ (۲) یہ بتایا۔ کہ جو تبلیغ تو کر رہا ہے۔ وہی تبلیغ اسلام ہے۔ اسے دنیا تک پہنچاؤں گا۔ گویا

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ

ہمارا فرض ہے۔

پس ساری دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانا ہمارا کام ہے مگر قرآن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ تمام کے تمام لوگ اسلام نہیں لائینگے ادھر ہمیں یہ حکم ہے۔ کہ جب تک سب نہ مان لیں۔ تمہارا کام ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے مطلب یہ ہوا۔ کہ

قیامت تک

ہمیں کام کرنا ہے۔ اور کسی وقت ہمیں اپنے کام کو ختم نہیں سمجھنا کیونکہ کام کو ختم سمجھ لینے کی وجہ سے انسان سست ہو جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ

تکالیف اور مصائب

سے گھبراتے ہیں۔ مگر ساری کامیابی اور سب ترقی مصائب اور تکالیف سے ہی وابستہ ہوتی ہے۔ اس دنیا میں

انبیاء کے لئے

بھی تکالیف ہوتی ہیں۔ بلکہ ان کے لئے زیادہ ہوتی ہیں۔

پس ہمارا کام ایسا ہے۔ جو مصائب اور تکالیف کو زیادہ کرنے والا ہے مگر یہی بات جماعت میں

زندگی اور بیداری

پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ جب دشمن اعتراض کرتا ہے تو غور کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور

نئے نئے معارف

کھلتے ہیں۔ مسلمانوں نے جب تبلیغ اسلام چھوڑ دی۔ تو سست ہو گئے۔ لیکن جب تک

تبلیغ میں مصروف

رہے۔ نئے نئے معارف کھلتے رہے۔ اور اب بھی تبلیغ میں مصروف رہنے پر کھلتے رہیں گے۔

پس ہماری جماعت کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب تک دنیا میں ایک آدمی بھی اسلام سے باہر رہتا ہے۔

ہمارا کام ختم نہیں ہوتا

یہ سمجھنے سے جرأت اور دلیری پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ مقصد سامنے نہ ہوگا تنزل اور تباہی شروع ہو جائے گی

عیسائیت کو دیکھ لو

اتنا بودا مذہب ہونے کے باوجود چونکہ عیسائی تحقیق و تدقیق جاری رکھتے ہیں اس لئے ترقی کرتے جاتے ہیں۔ مگر مسلمان ایسا نہیں کرتے۔ کیونکہ انہوں نے تبلیغ چھوڑ دی۔ اس لئے تنزل کرتے گئے۔ عیسائی اپنے مذہب کی جب تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان پر اعتراض ہوتے ہیں۔ تو وہ

مسائل پر غور

کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان نہ دوسروں کے سامنے اسلام پیش کرتے ہیں۔ نہ کوئی اعتراض کرتا ہے۔ اور نہ انہیں غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

ہمارا مقصد

یہ رکھا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائیں۔ یعنی

تمام دنیا میں

تبلیغ پھیلانا ہمارا فرض ہے۔ سب کارکنوں کو خواہ وہ کسی کام پر ہوں۔ اسے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچے۔ اس کے بعد میں

دعا

کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

صوبہ پنجاب کی جدید مردم شماری

تازہ مردم شماری کے رو سے پنجاب اور پنجاب کی ریاستوں کی کل آبادی ۲ کروڑ چوراسی لاکھ نوے ہزار آٹھ سو ستاون ہے۔ مختلف مذاہب کے مطابق اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:

مسلمان۔ ایک کروڑ انچاس لاکھ انتیس ہزار آٹھ سو چھیاسی ہے جن میں مرد اکاسی لاکھ سولہ ہزار تین سو تراسی اور عورتیں اٹھاسٹھ لاکھ تیرہ ہزار پانچ سو تیرہ ہیں

ہندو پچاسی لاکھ نالوے ہزار [illegible] ہیں جن میں مرد چھیالیس لاکھ پچاسی ہزار سات سو پانچ اور عورتیں انتالیس لاکھ چودہ ہزار پندرہ ہیں۔

سکھ۔ چالیس لاکھ اکہتر ہزار چھ سو چوبیس ہیں۔ جن میں مرد بائیس لاکھ ستر ہزار نو سو چھیالیس اور عورتیں اٹھارہ لاکھ چھ سو اٹھتر ہیں۔

عیسائی۔ چار لاکھ انیس ہزار تین سو ترپن ہیں۔ جن میں مرد دو لاکھ بتیس ہزار پانچ سو چھپن اور عورتیں ایک لاکھ چھیاسی ہزار سات سو ستانوے ہیں۔

آدھرمی۔ چار لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو اٹھانوے ہیں جن میں مرد دو لاکھ اٹھائیس ہزار پانچ سو نو اور عورتیں ایک لاکھ نوے ہزار دو سو اسی ہیں۔

جین تینتالیس ہزار ایک سو چالیس ہیں۔ جن میں مرد بائیس ہزار نو سو باسٹھ اور عورتیں بیس ہزار ایک سو اٹھتر ہیں۔

بدھ۔ سات ہزار سات سو ترپن ہیں۔ جن میں مرد تین ہزار سات سو ستر اور عورتیں تین ہزار نو سو تراسی

پارسی پانچ سو انہتر ہیں جن میں مرد تین سو اٹھاون اور عورتیں دو سو گیارہ ہیں۔

یہودی تیرہ ہیں۔ جن میں مرد پانچ اور عورتیں آٹھ ہیں

پنجاب کی ریاستوں کی کل آبادی انچاس لاکھ دس ہزار پانچ ہے جس میں ہندو بائیس لاکھ اکہتر ہزار ایک سو تینتیس مسلمان پندرہ لاکھ ستانوے ہزار چار سو چھتیس اور سکھ دس لاکھ سات ہزار چار سو اسی ہیں۔

پنجاب کے مختلف شہروں کی آبادی

پنجاب کے مشہور شہروں کی آبادی درج ذیل ہے۔

حصار: ۲۵۱۷۹ (ہندو ۱۳۸۴۶ سکھ ۳۳۶ مسلمان ۱۰۱۲۸)

رہتک۔ ۳۵۲۳۵ (ہندو ۱۶۸۹۱ سکھ ۲۸۲ مسلمان ۱۶۵۸۱)

کرنال۔ ۲۶۶۱۰ (ہندو ۱۳۹۰۰ سکھ ۱۸۳ مسلمان ۱۲۴۰۳)

انبالہ ۸۶۵۹۲ (ہندو ۳۹۹۴۵ سکھ ۳۴۷۳ مسلمان ۳۸۰۸۹)

شملہ ۱۸۱۴۴ (ہندو ۱۲۹۴۹ سکھ ۴۱۶ مسلمان ۴۸۰۰)

ہوشیارپور۔ ۲۶۷۳۰ (ہندو ۱۳۴۱۱ سکھ ۸۸۱ مسلمان ۱۲۲۹۷)

جالندھر: ۸۹۰۳۰ (ہندو ۲۷۹۴۰ سکھ ۳۰۰۳ مسلمان ۵۲۵۷۷)

لدھیانہ۔ ۶۸۵۸۶ (ہندو ۲۰۳۶۴ سکھ ۳۴۴۵ مسلمان ۴۲۹۸۱)

فیروزپور۔ ۶۴۶۳۳ (ہندو ۲۶۹۳۶ سکھ ۴۴۳۹ مسلمان ۲۸۴۶۴)

لاہور۔ ۴۲۹۷۴۷ (ہندو ۱۳۹۱۲۵ سکھ ۲۳۴۷۷ اور مسلمان ۲۴۹۳۱۵)

امرتسر۔ ۲۶۴۸۴۰ (ہندو ۹۷۸۳۷ سکھ ۳۲۰۰۹ اور مسلمان ۱۳۲۳۶۲)

گورداسپور ۱۲۰۹۴ (ہندو ۴۰۴۳ سکھ ۱۴۷۴ اور مسلمان ۵۹۸۲

سیالکوٹ۔ ۱۰۰۹۷۲ (ہندو ۱۸۶۴۴ سکھ ۴۹۳۱ اور مسلمان ۶۹۷۰۰)

گوجرانوالہ ۵۸۷۱۶ (ہندو ۱۶۹۵۸ سکھ ۵۸۷۹ اور مسلمان ۳۳۲۴۱)

شیخوپورہ۔ ۱۲۱۷۶ (ہندو ۴۲۴۱ سکھ ۱۶۱۵ اور مسلمان ۵۷۱۶)

گجرات۔ ۲۶۵۱۱ (ہندو ۵۹۸۴ سکھ ۶۵۹ اور مسلمان ۱۹۴۸۲)

سرگودہا۔ ۲۶۷۶۱ (ہندو ۱۱۶۷۴ سکھ ۵۲۰۱ مسلمان ۹۱۴۶)

جہلم۔ ۲۳۴۹۹ (ہندو ۶۳۰۴ سکھ ۳۵۸۱ مسلمان ۱۳۹۸۰)

راولپنڈی۔ ۱۱۹۲۸۴ (ہندو ۴۰۱۶۱ سکھ ۵۵۳۲ اور مسلمان ۵۵۶۳۷)

کیمبل پور۔ ۱۱۶۹۴ (ہندو ۳۰۳۰ سکھ ۲۰۰۹ اور مسلمان ۶۳۴۶)

میانوالی ۱۵۴۱۲ (ہندو ۵۹۶۴ سکھ ۴۲۹ مسلمان ۸۸۴۵)

منٹگمری ۲۶۱۶۴ (ہندو ۱۱۰۱۴ سکھ ۳۳۵۶ مسلمان ۱۱۱۶۸)

لائلپور ۴۲۹۲۳ (ہندو ۱۹۹۹۲ سکھ ۵۱۸۱ اور مسلمان ۱۵۵۳۴)

جھنگ مگھیانہ۔ ۳۶۰۳۵ (ہندو ۱۶۷۲۴ سکھ ۱۲۴۳ مسلمان ۱۸۰۴۲)

ملتان ۱۱۹۴۵۷ (ہندو ۴۲۴۰۴ سکھ ۲۹۴۰ اور مسلمان ۷۲۱۳۴)

مظفرگڑھ۔ ۶۱۱۰ (ہندو ۲۵۰۵ سکھ ۳۳۷ مسلمان ۳۱۱۱)

ڈیرہ غازی خان۔ ۲۳۴۶۰ (ہندو ۹۲۸۴ سکھ ۹۱ مسلمان ۱۳۹۵۳)

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

جماعت احمدیہ انبالہ شہر

جنرل سکرٹری حاجی میراں بخش صاحب سوداگر چرم سبزی منڈی
سکرٹری تعلیم و تربیت " "
نائب مہتمم تبلیغ عبد الغنی صاحب احمدی لاہوری دروازہ
سیکرٹری مال بابو عبد الحمید صاحب پختہ باغ
سیکرٹری امور عامہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب [illegible]
[illegible]
سکرٹری تبلیغ بابو عبد الحلیم صاحب پختہ باغ
نائب سکرٹری تعلیم و تربیت " "

جماعت احمدیہ مردان

سکرٹری امور خارجہ گل محمد خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل
جائنٹ سکرٹری سعد اللہ خانصاحب " " "
سکرٹری تعلیم و تربیت } مولوی معین الدین ایجنٹ وکیل
" ضیافت } گنج
" تبلیغ قاضی محمد عمر صاحب زمیندار ہوٹل ہوتی
" وصایا خواجہ محمد شریف صاحب کلرک ڈاکخانہ چھاؤنی
" آڈیٹر خواص خانصاحب کلرک محکمہ نہر
" لائبریرین میاں محمد احسن صاحب نقل نویس

جماعت ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

سکرٹری تبلیغ غلام محمد خانصاحب کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ
" تعلیم " " " "
" مال " " " "
جنرل سکرٹری منشی غلام حیدر خانصاحب صدر محرر چونگی
سکرٹری امور عامہ منشی محمد علی خانصاحب محرر چونگی

جماعت احمدیہ دروش

جنرل سکرٹری جمعدار محمد عالم صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن

جماعت احمدیہ پشاور

پریزیڈنٹ قاضی محمد یوسف صاحب ناظر چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحد
جنرل سیکرٹری میاں مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور چھاؤنی
سکرٹری امور عامہ } میاں مظفر الدین صاحب مالک
" خارجہ } امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور چھاؤنی
جائنٹ سکرٹری محمد عبد الحق صاحب آبزرویٹری پشاور
سکرٹری تبلیغ شمس الدین خانصاحب حیدر ریکارڈ کیپر دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر
سکرٹری تعلیم و تربیت اخونزادہ ماسٹر محمد شاہ صاحب ایڈورڈز مشن ہائی سکول
" مال منشی عبد المجید صاحب سب انسپکٹر دفتر انسپکٹر جنرل پولیس
محاسب ایچ۔ ایم مرغوب اللہ صاحب کلرک دفتر ڈپٹی چیف انجینئر
آڈیٹر شیخ اللہ بخش صاحب اکسائز انسپکٹر
لائبریرین بابو غلام مصطفیٰ صاحب [illegible] سکول

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر

جنرل سکرٹری خان گلاب خاں محلہ کشمیری
سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری فضل احمد صاحب محلہ اراضی یعقوب
" مال بابو محمد حیات صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ محلہ دھرم سالہ گوسائیں
اسسٹنٹ سکرٹری مال منشی عبد اللہ صاحب انسپکٹر میونسپل کمیٹی محلہ اسلام آباد
سکرٹری وصایا منشی نظام الدین صاحب محلہ میانہ پورہ
اسسٹنٹ سکرٹری وصایا چوہدری فضل الٰہی صاحب مترجم سشن کورٹ محلہ اراضی یعقوب
آڈیٹر مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایریگیشن
امین بابو قاسم الدین صاحب کلرک خزانہ محلہ دھرم سالہ گوسائیں

جماعت احمدیہ بہانپور

پریزیڈنٹ مولوی علاؤ الدین صاحب برانچ پوسٹماسٹر کھاریاں
سیکرٹری مال بابو شیخ بشیر احمد صاحب گڈس کلرک
سیکرٹری تبلیغ محمد یعقوب صاحب قیس
محافظ دفتر محمد ظہور صاحب کمپونڈر

ناظر اعلیٰ

تبلیغی تنظیم ضلع فیروزپور

۱۰۔ اپریل ۳۲ء تبلیغی تنظیم کے لئے فیروزپور میں بموجودگی مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم تبلیغ جلسہ کیا گیا ۲۵ احباب موجود تھے۔ مندرجہ ذیل کارکن انتخاب ہوئے۔ اس انتخاب کو منظور کرتے ہوئے عملاً کام شروع کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

(۱) بقیہ تحصیلوں سے انسپکٹران تبلیغ کا انتخاب کرانا

(۲) تحصیلوار تنظیم اس طریق سے کی جائے۔ کہ ہر تحصیل کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ہر تحصیل کا سکرٹری تبلیغ الگ الگ ہو۔

ہر حصہ میں سکرٹری تبلیغ تنظیم کرنے کا ذمہ دار ہو یعنی وہ اپنے حلقہ کے گاؤں و قصبات وغیرہ کو اس طریق پر تقسیم کرے۔ کہ تمام انصار اللہ کام پر لگ جاویں اور تمام دیہات میں تبلیغ کی جا سکے۔ سکرٹری صاحب تبلیغ اپنے حصہ کے انصار اللہ سے ماہوار کام کی رپورٹ لیں اور سکرٹریان تبلیغ اپنے کام کی رپورٹ ماہوار انسپکٹر صاحب تبلیغ کو دیں انسپکٹران اپنی اپنی تحصیل کی رپورٹ نائب مہتمم صاحب تبلیغ کو دیں نائب مہتمم صاحب تبلیغ سارے ضلع کی رپورٹ مرتب کرکے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(۱)	نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع فیروزپور	بابو نواب دین صاحب
(۲)	ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ " "	بابو محمد عبد اللہ صاحب
(۳)	انسپکٹر تبلیغ تحصیل "	بابو محمد عالمگیر صاحب
(۴)	انسپکٹر تبلیغ تحصیل قصور	مولوی محمد اقبال صاحب
(۵)	سکرٹری تبلیغ شہر فیروزپور	حکیم عبد العزیز صاحب

ناظر دعوۃ و تبلیغ

تبلیغی تنظیم

صوبہ پنجاب

صوبہ پنجاب کی تبلیغی تنظیم ہو چکی ہے فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کی تعمیل میں صوبہ کو ۹ حصوں میں تقسیم کرکے ہر حصہ کے مہتمم تبلیغ الگ الگ مقرر ہو چکے ہیں

نام مہتمم تبلیغ	علاقہ تبلیغ	ہیڈ کوارٹرز
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	امرتسر۔ لاہور۔ فیروزپور۔ گورداسپور	امرتسر
مولوی عبد الغفور صاحب	راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ میانوالی۔ جہلم	راولپنڈی
مولوی عبد الاحد صاحب	ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ریاست بہاولپور	ملتان
مولوی علی محمد صاحب	منٹگمری۔ لائلپور۔ شاہپور۔ جھنگ	لائلپور
مولوی غلام رسول صاحب	سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ	سیالکوٹ
مہاشہ محمد عمر صاحب	کانگڑہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔	جالندھر
مولوی محمد حنیف صاحب	لدھیانہ۔ انبالہ۔ ریاست پٹیالہ۔ نابھہ۔ جیند	انبالہ
مولوی عبد الرحمن صاحب	حصار۔ رہتک۔ گوڑگانواں۔ کرنال۔ دہلی	دہلی

ناظر دعوۃ و تبلیغ

مجوکہ ضلع سرگودہ کا مباحثہ

۵۶ نومبائعین کی فہرست

مجوکہ ضلع سرگودہا میں مورخہ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ فروری کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ایک مناظرہ ہوا غیر احمدیوں کی طرف سے مختلف مقامات کے دس علماء اور ہماری طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری - مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تھے - غیر احمدی علماء میں سے مولوی محمد مسعود صاحب الہڑوی مسئلہ ختم نبوت پر مولوی عبدالاحد صاحب سے مباحثہ کرنے کے لئے پیش ہوئے اور مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل ساکن کولوتارڑ مسئلہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مباحثہ کرنے کے لئے مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے مقابل پر پیش ہوئے - ان مباحثات میں احمدی مناظرین کو خدا تعالےٰ کے فضل سے جو بین کامیابی حاصل ہوئی اس کا اعتراف غیر احمدی پبلک نے بھی کیا جو اس مباحثہ میں شمولیت کی غرض سے چالیس چالیس پچاس پچاس میل سے آئی تھی - اور مباحثہ کے اختتام پر ۵۲ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جس کا اعلان اخبار الفضل میں ہو چکا ہے -

غلط بیانیاں

غیر احمدی علماء نے اپنی ندامت کو چھپانے کے لئے بعض اخبارات میں مختلف بیانات احمدیوں کے ارتداد کے متعلق شائع کرائے ہیں جن میں قطعًا صداقت نہیں - اخبار احسان لاہور میں یہ خبر شائع کرائی گئی تھی کہ مباحثہ کے بعد بیس آدمی مرتد ہو گئے اور رسالہ شمس الاسلام بھیرہ میں یہ خبر درج کی گئی ہے - کہ سات احمدی مرتد ہوئے - احسان نے یہ خبر مجملًا درج کی اور کوئی تفصیل مرتدین کے نام و پتہ کی نہیں لکھی - رسالہ شمس الاسلام میں جن سات آدمیوں کے نام لکھے گئے ہیں - ان کی کیفیت یہ ہے کہ ان میں سے پانچ ایسے ہیں کہ جن کا پتہ باوجود تلاش کے نہ مجوکہ سے مل سکا - اور نہ ارد گرد کے علاقہ سے - باقی دو آدمی ایسے ہیں جو مجوکہ کے رہنے والے ہیں - مگر انہوں نے کبھی بیعت کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار نہیں کی -

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ علماء کہلا کر اس قدر کذب بیانی کرتے ہوئے کیوں نہیں شرماتے - میں ان اخباروں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کسی ایک احمدی کے ارتداد ہی کو ثابت کریں ورنہ جھوٹی اور بے بنیاد خبریں شائع کرتے ہوئے شرمائیں - *

نومبائعین

جن دوستوں نے اس مباحثہ کے بعد بیعت کی ہے ان کی تعداد ۵۲ سے متجاوز ہو کر اب ۵۶ ہو گئی ہے ان میں سے بعض ہمارے ایسے سخت مخالف تھے کہ وہ ہماری اذان پر رمضان شریف کے مہینہ میں روزہ بھی افطار نہیں کرتے تھے - اور بعض ایسے تھے جو اس درجہ مخالف تو نہ تھے - احمدیوں کے ساتھ باہمی قرابت اور رشتہ داری کی وجہ سے ہمارے ساتھ ملتے جلتے تھے - اور ہماری مسجد میں نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے - مگر انہوں نے تاحال بیعت نہیں کی تھی - ان کے اسماء معہ مکمل پتہ درج ذیل ہیں -

(۱) میاں نور احمد ولد میاں جیون ساکن مجوکہ (۲) فتح محمد ولد جنڈوڈا ساکن مجوکہ (۳) بختاور زوجہ فتح محمد ساکن مجوکہ (۴) رمضان ولد احمد ساکن مجوکہ (۵) سلطان ولد احمد ساکن مجوکہ (۶) محمد ولد احمد ساکن مجوکہ (۷) غلام حسین ولد احمد ساکن مجوکہ (۸) محمودہ بنت احمد ساکن مجوکہ (۹) فاطمہ زوجہ احمد ساکن مجوکہ (۱۰) احمد ولد خدایا ساکن مجوکہ (۱۱) خاتون زوجہ احمد ساکن مجوکہ (۱۲) فاطمہ بنت ملک عمر ساکن مجوکہ (۱۳) بخت بھری بنت ملک عمر ساکن مجوکہ (۱۴) گوہر زوجہ عمر ساکن مجوکہ (۱۵) الہ دیایا ولد فتح محمد ساکن مجوکہ (۱۶) اللہ بخش ولد فتح محمد ساکن مجوکہ (۱۷) فاطمہ زوجہ حسن ساکن مجوکہ (۱۸) احمد ولد حسن ساکن مجوکہ (۱۹) فاطمہ بنت حکیم ساکن مجوکہ (۲۰) محمد ولد مراد ساکن مجوکہ (۲۱) محمودہ بنت مراد ساکن مجوکہ (۲۲) فتح بی بی زوجہ صدیق ساکن مجوکہ (۲۳) خادم حسین ولد صدیق ساکن مجوکہ (۲۴) رمضان ولد صدیق ساکن مجوکہ (۲۵) فاطمہ بنت صدیق ساکن مجوکہ (۲۶) جنڈوڈی بنت صدیق ساکن مجوکہ (۲۷) صاحبہ زوجہ ذکریا (۲۸) مراد ولد اللہ یار (۲۹) شیر محمد ولد ملک عطا محمد ساکن کھائی کلاں (۳۰) محمد علی ولد فتح محمد ساکن مجوکہ (۳۱) رانجھا ساکن جوڑہ کلاں (۳۲) محمد ولد احمد ساکن جوڑہ - (۳۳) نور بھری بنت سمند ساکن مجوکہ (۳۴) غلام فاطمہ بنت اللہ داد ساکن مجوکہ (۳۵) بخت بھری بنت اللہ داد ساکن مجوکہ (۳۶) اللہ یار ولد ذکریا ساکن مجوکہ (۳۷) محمودہ بنت ذکریا ساکن مجوکہ (۳۸) تیجی بنت ذکریا ساکن مجوکہ (۳۹) جیونی بنت ذکریا ساکن مجوکہ (۴۰) بخت بھری بنت دلیداد ساکن مجوکہ (۴۱) غلام فاطمہ بنت وارث خان ساکن مجوکہ (۴۲) عاشق محمد ولد وارث خان ساکن مجوکہ (۴۳) فاطمہ زوجہ ملک محمد ساکن مجوکہ (۴۴) صاحبہ بنت گوہر ساکن مجوکہ (۴۵) بختاور دختر احمد ساکن مجوکہ (۴۶) صاحبہ بنت سلطان ساکن مجوکہ (۴۷) فاطمہ بنت سلطان ساکن مجوکہ (۴۸) نور بھری بنت زمان ساکن مجوکہ (۴۹) مغلانی بنت محمد یار ساکن مجوکہ (۵۰) محمد نواز ولد نور محمد ساکن مجوکہ (۵۱) فاطمہ زوجہ محمد نواز ساکن مجوکہ (۵۲) بخت بھری بنت محمد ساکن مجوکہ (۵۳) محمد ولد اللہ داد ساکن مجوکہ (۵۴) فاطمہ بنت اللہ داد ساکن مجوکہ (۵۵) محمد علی ولد فتح محمد ساکن مجوکہ (۵۶) احمد ولد اللہ داد ساکن مجوکہ :- خاکسار غلام رسول سکرٹری انجمن احمدیہ مجوکہ ضلع سرگودہ

مسلمانان نیاسالینڈ کے مفاد کیلئے ایک احمدی کی جدوجہد

انجمن حمایت الاسلام زومبا (نیاسالینڈ) کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ۸ فروری ۱۹۳۲ء کو عید الفطر کی تقریب پر مسلمانان نیاسالینڈ کا ایک وفد گورنمنٹ ہاؤس زومبا ہز ایکسی لینسی گورنر کے پیش ہوا - جس کے رہنما مسٹر عبدالحکیم جان احمدی جو کہ برٹش ایسٹ افریقہ کی ملازمت سے برطرف شدہ ہندوستانیوں کی انجمن کے جنرل سکرٹری بھی ہیں تھے - وفد نے مسلمانوں کی طرف سے حکومت کی وفاداری کا یقین دلانے کے ساتھ ان کی شکایات بھی پیش کیں - *

گورنر نے وفد کے ایڈریس کو کامل سکون کے ساتھ سنا - اور کہا - کہ نیاسالینڈ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ حکومت سے نمایندہ کو ایڈریس دیا گیا - اور پیش کردہ مطالبات پر پورا پورا غور کرنے کا وعدہ کیا -

اس جدوجہد کے لئے سکرٹری صاحب انجمن مذکور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا ہے - اور لکھا ہے - جماعت احمدیہ بھی شکریہ کی مستحق ہے - جس کے ایک ممبر نے عین موقعہ پر ہماری رہنمائی کی - اور جو نیاسالینڈ میں اپنی آمد سے کر اس وقت تک مسلمانوں کے مفاد کی خاطر کئی ایک بہترین کام کر چکے ہیں - *

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت راجہ غلام علی محمد خان صاحب افسر مال راولپنڈی

دعویٰ ۲۸ سنہ ۱۹۳۲ء

سلطان احمد۔ عطار محمد پسران برہانو غلام حسین
ولد محمد حسین قوم موچی۔ ساکنان غزن آباد تحصیل کہوٹہ

بنام

پیر ولایت و سید حبیب پسران غلام اکبر۔ محمد ایاز ولد بہاول دین
قوم مغل ساکنان چکڑالی بڈال تحصیل گوجرخان

دعویٰ دخلیابی اراضی تعدادی ۱ قطعہ رقبہ چکڑالہ بڈال

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان پیر ولایت وغیرہ
مذکور سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس
لئے اشتہار ہذا بنام پیر ولایت وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔
کہ اگر پیر ولایت وغیرہ مذکور تاریخ 7/32 کو مقام
راولپنڈی حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوں گے۔ تو اس کی نسبت
کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ 20/32
بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم)

چارہ کترنے کی مشین (ٹوکہ)

جس کا ہر پرزہ چاف کٹر ایکسپرٹ (ماہر فن) کی زیر نگرانی تیار ہوتا ہے
ہندوستانی صنعت کا قابل دید نمونہ بہترین میٹریل صاف و پاکیزہ
ڈھلائی چلنے میں بے حد ہلکی انتہائی مضبوط و خوبصورت قیمت
حیرت انگیز ارزاں

درجہ	قطر وہیل	تخمینہ وزن	قیمت
اول	۴۲ انچ	۳ ۱/۴ من	۲۹ روپے
دوم	۳۶ "	۲ ۱/۴ "	۱۸ روپے

اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

زراعتی آلات و دیگر مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ (پنجاب)

قادیان میں دیسی کپڑے کا کارخانہ

ایک صاحب نے جنکا نام میاں کرم بخش ہے۔ قادیان میں کپڑا بننے کا کارخانہ
جاری کیا ہے جس میں مختلف اقسام کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ کپڑے کی تجارت کے لئے
اور دوسرے احباب ضروری امور کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

میاں کرم بخش صاحب محلہ دارالرحمت قادیان

رشتہ مطلوب ہے

ایک سیدزادی خاتون تعلیم یافتہ کے لئے رشتہ درکار ہے
لڑکا برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت مزید معلومات کے لئے
بنام
محمد رمضان اسسٹنٹ انگلش کلرک سمال کاز کورٹ دہلی ہو

تارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

محرم کی رعایت

آنے والی محرم کی تعطیلات کے موقعہ پر حسب ذیل شرح پر
نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں پر حرلغایت ۱۷ رمئی
واپسی ٹکٹ مل سکیں گے۔ جو ۲۵ رمئی تک قابل استعمال
ہوں گے۔ بشرطیکہ ہر طرف کا سفر سو میل سے زیادہ ہو۔ یا
ایک سو ایک میل کا کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول و دوم درجہ	۱ ۱/۳ کرایہ
انٹر	۱ ۱/۲ "
تھرڈ	۱ ۳/۴ "

ہیڈ کوارٹرس آفس
۲۵ را پریل ۱۹۳۲ء } چیف کمرشل منیجر

گولڈن

مقوی دل۔ مقوی دماغ
مقوی معدہ۔ غرضیکہ تمام
اعضائے رئیسہ کے لئے
نہایت مفید اور بے مثل
گولیاں ہیں۔ ہر قسم کی سستی
و کمزوری کے لئے اس سے
بڑھ کر یقیناً کوئی چیز آپ کو
نہ ملے گی۔ ایک دفعہ تجربتاً
ضرور منگاؤ۔ اور ہماری صداقت
کا امتحان کر لو۔ قیمت پچاس
گولیوں کی ایک شیشی عہ
معہ محصولڈاک۔

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس چودھری صادق علی صاحب بی اے تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کوہ مری ضلع راولپنڈی

سلطان خان ولد قائم خان ذات ڈھونڈ ساکن چارہاں

بنام

شاہنواز خان و محمد ایوب خان پسران سردار خان۔ شیر زمان محمد زمان علی افسر۔ محمد افسر پسران فقیر خان
فضل الٰہی و کرم الٰہی و نذیر محمد پسران پہنا خان۔ جہانداد و اسلم داد پسران حاکم خان قوم ڈھونڈ ساکنان
چارہاں تحصیل کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی

1326

دعویٰ تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ
3372 - 3370 - 3369 - 3367
تعدادی ۱۰ کنال ۱ مرلہ واقعہ رقبہ چارہاں تحصیل کوہ مری

مندرجہ بالا عنوان میں مدعا علیہم دیدہ و دانستہ تعمیل سے گریز کرتے ہیں اور تعمیل سمن مدعا علیہم پر دشوار
نظر آتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم ۳۰ رمئی ۱۹۳۲ء کو حاضر عدالت ہذا
ہو کر پیروی نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔
آج بتاریخ 11/32 کو بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

وصیتیں

نمبر ۳۵۶۲ :- میں شرف الدین ولد باغ قوم تعلیتہ لوہار بیعت ۱۹۰۵ء سکنہ نوشہرہ پنوآں تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف میری ماہوار آمد مبلغ ما عہ/۱۳۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری تنخواہ سے ماہوار للعہ روپیہ پراویڈنٹ فنڈ بھی کٹ جاتا ہے۔ جو بی۔ او۔ سی میں جمع ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس کے علاوہ بھی میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ فنڈ وصول کرلوں۔ تو میں اس کے حصہ کا ۱/۱۰ حصہ انجمن احمدیہ قادیان میں داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرلونگا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میرے لواحقین رسید انجمن احمدیہ کو بتلادیں گے۔ ورنہ فنڈ سے ۱/۱۰ حصہ انجمن احمدیہ وصول کرے گی۔ اور میں اور میری اولاد انجمن احمدیہ کے نام لکھی ہوئی وصیت پر عمل درآمد کریں گے۔

العبد: مستری شرف الدین حال وارد بی۔ او۔ سی پاور ہوس تبوہ ڈاکخانہ نیولہ ضلع گوئی اپر برہما

گواہ شد:- برکت علی خاں بقلم خود گواہ شد:- محمد شفیع ولد شرف الدین موصی مذکور۔

نمبر ۳۶۱۹ :- میں عبد اللہ خاں ولد شرف الدین قوم گوجر مدرس عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳/۳۲ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی رقبہ پچیس کنال ۱۲ مرلہ مملوکہ و مقبوضہ حق موروثیت خود واقع موضع کھاریاں ضلع گجرات جس کی کل قیمت تخمینا -/۱۶۲۵ روپیہ ہے۔ جس کا دسواں حصہ تقریباً ایک سو باسٹھ روپیہ آٹھ آنے ہے۔ اس کی نسبت وصیت کرتا ہوں۔ مگر میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ اٹھائیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:- عبد اللہ خاں نائب مدرس ورنیکلر مڈل سکول سرائے اورنگ آباد سکنہ کھاریاں بقلم خود۔ گواہ شد:- سعد الدین ولد مولوی فضل الدین صاحب ساکن کھاریاں سینئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم

گواہ شد:- فضل احمد اے ڈی آئی کھاریاں

گواہ شد:- محمد دین پنشنر و اصلاقی نویس سکنہ حقیقہ ساکن تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

نمبر ۳۶۱۱ :- میں محمد اسمٰعیل ولد چوہدری امیر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندار عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوکھووال چک نمبر ۲۷۴ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۷۵ تحصیل و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۲/۳۲ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دو مربعہ اراضی نہری واقع موضع گھوکھووال چک نمبر ۲۷۴ ضلع لائل پور قیمتی تخمیناً مبلغ بیس ہزار روپیہ ہے۔ ایک مکان خام واقعہ موضع مذکور قیمتی تخمیناً اڑھائی صد روپیہ

مال مویشی قیمتی تخمیناً مبلغ دو صد روپیہ اور مبلغ چار سو پچیس روپے بطور قرضہ لوگوں کے ذمہ واجب الادا ہے۔ کل تخمیناً مبلغ بیس ہزار آٹھ سو پچھتر روپے ہیں علاوہ ازیں اس اراضی کی آمد ششماہی یا سالانہ کسی اور ذریعہ سے جو آمد مجھے ہوگی اس کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ فقط

العبد:- محمد اسمٰعیل چک نمبر ۲۷۴ گھوکھووال تحصیل و ضلع لائل پور

گواہ شد:- عبد اللہ ولد غلام الدین گھوکھووال ضلع لائل پور

گواہ شد:- بابو نواب دین کاتب الحروف کلرک آر سیفلی فیروز پور حال قادیان

نمبر ۳۲۸۶ :- میں فضل الدین ولد میاں حسن دین صاحب راجپوت طور سکنہ کھاریاں ضلع گجرات حال وارد کمپالہ۔ یوگنڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۳/۳۱ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان ہے۔ جو تقریباً سات ہزار روپیہ خرچ سے تیار ہوا ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو چھ صد شلنگ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوا جو ماہوار تازیست داخل خزانہ انجمن کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: فضل الدین احمدی

گواہ شد:- محمد دین احمدی کمپالہ۔ گواہ شد:- محمد امین احمدی کمپالہ۔

نمبر ۳۸۰۵ :- میں مولوی عبد الرشید ولد میاں محمد قوم احمدی عمر قریباً ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۱ء سکنہ سید والہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳/۳۱ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت ایک خام مکان ہے۔ جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ جس کی کل قیمت یکصد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۱۴ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر کوئی روپیہ یا جائداد داخل خزانہ کرا دوں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:- عبد الرشید موصی مذکور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم احمدی حال قادیان

گواہ شد:- غلام محمد بقلم خود

نمبر ۵۸۴۳ :- میں قمر الدین ولد میاں خیر الدین صاحب قوم کشمیری ساکن قادیان ضلع گورداسپور عمر ۱۳ سال پیدائشی احمدی پیشہ ملازمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۳/۳۱ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ -/۶۷ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا پندرہ فیصدی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے اسی قدر حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی فقط۔ المرقوم مورخہ ۲۶/۳/۳۱ ۱۲ العبد:- قمر الدین اسسٹنٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند کو ٹارنٹو یونیورسٹی میں ۲۸ اپریل ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دی گئی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی کی شخصیت پر بھی تبصرہ کیا۔ اور کہا گاندھی سیاستدانی اور مجذوبیت کا مجموعہ ہے۔ وہ اپنی جبلی عادات کی وجہ سے متواتر اپنے دوستوں کو مایوس کر چکا ہے۔ کیونکہ تعمیری پروگرام اختیار کرنے میں اسے ہمیشہ ناکامی ہوئی ہے۔ آپ نے کانگرس کے اس رویہ کی شدید مذمت کی۔ کہ اسے اپنے حقوق پر تو اصرار ہے۔ لیکن ملک کی دوسری اقلیتوں کے مطالبات تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ آپ نے پورے زور کے ساتھ کہا۔ کہ برطانیہ یقیناً ہندوستان کو حکومت خود اختیاری دیکر دول متحدہ کا ایک رکن بنا دیگی۔

شملہ کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ ستمبر کے آخر میں گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس ہوگا۔ اور ممکن ہے اس وقت قانون کا مسودہ غور و خوض کے لئے تیار ہو سکے۔

فیڈرل فنانس کمیٹی کی رپورٹ ۷ مئی کو انگلستان اور ہندوستان میں شائع ہو جائیگی۔

وائسرائے ہند صوبہ سرحد و بلوچستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد ۲۹ اپریل کو شملہ پہونچ گئے۔

پنجاب میونسپل مل میں ترمیم کا مسودہ ۲۸ اپریل کو پنجاب کونسل میں پیش ہوا۔ لیکن ایک ممبر نے اعتراض کیا۔ کہ اس پر مجلس منتخبہ کے ارکان کے دستخط نہیں۔ ڈاکٹر نارنگ وزیر نے کہا۔ کہ اگر پانچ منٹ کی مہلت دی جائے تو تمام غلطیوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن صدر نے اس کی اس لئے اجازت نہ دی۔ کہ جب مجلس اپنا کام ختم کر چکی۔ تو وہ خود بھی ختم ہو گئی۔ اس لئے اسے دوبارہ اجتماع کا موقعہ نہیں دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اصل مسودہ جس پر ارکان کے دستخط تھے پیش کرنے کی اجازت طلب کی۔ لیکن صدر نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ اولاً اس پر بھی ایک ممبر کے دستخط نہیں ثانیاً اسے پیش کرنے کا نوٹس نہیں دیا گیا۔ وزیر بلدیات گورنر جنرل سے دوبارہ اجازت لے کر از سر نو اس بل کو پیش کر سکتے ہیں۔

بمبئی کا مشہور انگریزی اخبار انڈین ڈیلی میل آجکل بند ہے اور عنقریب دوبارہ جاری ہونے والا ہے۔ مسلمان کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس کو خرید لیں۔ اور اس غرض سے سرمایہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس صورت میں یہ مسلم کانفرنس کی پالیسی کا مؤید ہوگا۔

انقلاب پسندوں کے ہاتھوں ہلاک اور زخمی ہونے والے افسروں اور ان کے خاندانوں کے لئے پنشن اور معاوضہ کی رقوم کا فیصلہ اس وقت تک مقامی حکومتیں کیا کرتی تھیں۔ لیکن چونکہ یہ معاملہ ملازمت کی شرائط سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ مقامی حکومتوں سے۔ اس لئے آئندہ وزیر ہند خود اس کا فیصلہ کیا کریں گے۔ مقامی حکومتوں کو اس کے متعلق جو اختیارات دئے گئے تھے۔ وہ منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

ہردوئی سے ۲۸ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ دو دکانوں میں جن کے مالکوں نے ہڑتال میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ بم پھٹے۔ جس سے ایک دکاندار کی بیوی بری طرح مجروح ہوئی۔

مجسٹریٹ ویرگام نے چار طلبہ کو بدیشی مال کے بائیکاٹ کے متعلق اشتہارات وغیرہ تقسیم کرنے کے الزام میں ۳-۳ ماہ قید اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ جس کے خلاف سشن کورٹ میں اپیل کیا گیا۔ سشن جج نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ کوئی قانون بدیشی مال کے بائیکاٹ کو جرم قرار نہیں دیتا۔ اس لئے میں ملزموں کو بری کرتا ہوں۔

علاقہ میرپور میں حکام کی طرف سے آتش باری کا سلسلہ ابھی بند نہیں ہوا۔ ۲۷ اپریل کی خبر ہے کہ ایک گاؤں میں مالیہ کی وصولی کے سلسلہ میں گولی چلا دی گئی۔ جس سے دو غریب کسان ہلاک ہو گئے۔ اور ایک زخمی ہوا۔

زمیندار اخبار آجکل بند ہے۔ مگر ساتھ ہی کارکنوں کی کئی کئی ماہ کی تنخواہیں اور اجرتیں روک رکھی ہیں۔ ان لوگوں نے اکٹھے ہو کر دفتر زمیندار میں آکر بھوک ہڑتال شروع کر دیا۔ ۲۸ اپریل کو بعض لوگوں نے بیچ میں پڑ کر فیصلہ کرایا۔ کہ ظفر علی صاحب ۱۵ مئی کی شام سے قبل ان کے واجبات ادا کر دیں گے مگر ان کے سابقہ طریق عمل کو دیکھتے ہوئے امید نہیں۔ کہ وہ ایسا کریں۔

دہلی کی ایک کانگرسی عورت کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے اس کے خاوند کی جائداد قرق کی گئی تھی۔ جس نے عدالت میں چارہ جوئی کی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ بیوی کے جرمانہ کے عوض خاوند کی جائداد قرق نہیں کی جا سکتی۔

مسلم کانفرنس نے سر محمد شفیع کی یادگار قائم کرنیکا جو فیصلہ کیا تھا۔ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے ۲۸ اپریل کو بعض مسلم زعماء لاہور نے مشاورت کی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ اس مقصد کے لئے چندہ کی اپیل کی جائے۔ جو سر محمد شفیع میموریل کمیٹی کی تجویز کے مطابق ایک اسلامی روزنامہ کے اجراء پر صرف ہو۔

وزیر بلدیات نے سیالکوٹ کے سات مسلمان ممبروں کو احراریوں کی تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے علیحدہ کر دیا ہے

انٹرنیشنل لیبر آفس نے اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۳۱ء کے اختتام پر ۲۵ مختلف ممالک میں بیکاروں کی تعداد ۲½ کروڑ تھی

یہ افواہ غلط ہے کہ وائسرائے ہند موسم گرما میں انگلستان جائیں گے۔

کانگرس کی مجلس استقبالیہ کے صدر پنڈت پیارے لال شرما کو حکومت نے رہا کر دیا ہے کیونکہ آپ مقدمہ سازش میرٹھ میں صفائی کے وکیل ہیں۔ اس مقدمہ میں پہلے ہی تاخیر واقع ہو چکی ہے اور آپ پر مقدمہ چلانے کی صورت میں اس میں اور دیر ہو جاتی۔

چیف خالصہ دیوان امرتسر نے مہاراجہ کشمیر کو تار دیا ہے کہ کشمیر کونسل میں صرف ایک سکھ نمائندہ سخت ناانصافی ہے کم سے کم یہ تعداد چار ہونی چاہیئے۔

کشمیر کے ہندو گلینسی کمیشن کے خلاف خواہ مخواہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ کشمیری ہندوؤں کے متعلق کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے۔ ہندوؤں کو مشتعل کرنے کے لئے اشتہارات شائع کئے جا رہے ہیں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور ۳۰ اپریل کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں تھے۔ کہ آپ پر تین فائر کئے گئے۔ جس سے آپ شدید مجروح ہوئے۔ تفصیلات کا انتظار ہے

۲۹ اپریل کو شنگھائی میں شاہ جاپان کی سالگرہ اور جاپانی افواج کی فتوحات کی تقریب میں پریڈ ہو رہی تھی۔ بیس ہزار جاپانی افواج جمع تھیں۔ کہ کوریا کا ایک نوجوان حفاظتی گارد کو چیرتا ہوا چبوترہ پر آیا۔ اور بم مارا۔ جس سے جاپانی کمانڈر انچیف۔ قنصل جنرل۔ امیر البحر۔ وزیر۔ اور سول کے بہت سے افسر نہایت بری طرح مجروح ہو گئے۔ مجلس میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور بھگدڑ پڑ گئی۔ جس سے سینکڑوں آدمی زخمی ہو گئے۔ حملہ آور نے بھاگنے کی کوشش نہیں کی۔ اس لئے گرفتار ہو گیا۔ اس کی عمر ۲۵ سال ہے۔

دارالعوام میں ۲۹ اپریل کو مسائل ہند پر بحث شروع ہوئی۔ وزیر ہند نے اعلان کیا۔ کہ حکومت کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور میں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اس سے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا